نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۱۹ مئی بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ع | قیمت فی پرچہ ۲ پائی — سالانہ مع محصول ۲ع

گلدستہ اخبارات

وسط ہند میں ہیضہ کی شکایت ہے۔ **حیدرآباد** میں بہت زور ہے۔ **الہ آباد** کی صحت میں سخت فتور ہے۔ **ضلع** رہتک میں عرصہ دوماہ کے درمیان ۹ خون ہوگئے۔ اِس ضلع کے گنوار باشندگان حدی اضلاع سے سنگدلی میں کسیطرح کم نہیں۔ **دہلی** اور رہتک کے درمیان ڈاک کا انتظام بہت برا ہے۔ **دہلی** ریلوے اسٹیشن پر سپاہی بذریعہ رشوت مسافروں کو لوٹتے ہیں اگر کوئی نہ دے تو بے طرح سختی سے پیش آتے ہیں۔ **پنجاب** گورنمنٹ نے پانچسو روپیہ اُس شخص کو انعام دینے کا وعدہ فرمایا جو خرابی امتحان یونیورسٹی کے بھید کو ظاہر کرے۔ اور اگر خود مجرم ظاہر کرے تو قصور معاف۔ **جیپور** میں سخت آتشزدگی کے سبب مکان جل گئے۔ **علاقہ** پٹھان کوٹ (پنجاب) میں آتشزدگی کے باعث ۲۰ جانیں ضائع ہوئیں۔ **افغانستان** کی حالت نازک ہے۔ بہت قومیں امیر کی جانی دشمن ہیں۔ قوم شنواری نے امیر کے ایک ہزار آدمی قتل کرڈالے۔ **ہرات** میں ازجانب روس انتظام ریل کی فکر ہے۔ روسی گورنر آن پہنچا۔ **عام** طور پر اخبارات میں اسبات کا چرچہ ہورہا ہے۔ کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ روس میں پہنچ گئے۔ روسی فوجیں بھرتی ہونے کے خواہشمند ہیں۔ **سکندر خان** روس کی طرف سے حاکم پنجدہ مقرر ہوا۔ **گذشتہ** ہفتہ بمبئی میں قدرے تقاطر ہوا چیچک بخار ہیضہ کی شکایت ہے۔ **ایک** طوائف کی جیپور میں دو لاکھ کی چوری ہوئی۔ **شہر** مدراس میں سخت گرمی اور مری کی شکایت ہے۔ **پادری** جے نی ہکومن صاحب نے شروع سال سے ۴ آدمیوں کو بپتسمہ دیا۔ **مخزن** مسیحی لکھتے ہیں کہ جب سے دیانند سرستی صاحب نے قضا کی تب سے کوئی آریہ سماج کا یکتا انتظام کرنے والا نظر نہیں آتا۔ اُنکے انتظام میں ترقی کے عوض ابتری ہی ہوتی جاتی ہے۔ (سچائی کے دشمنوں کو بھی کبھی ترقی ہوتی ہے) — **چرچ** مشنری سوسائٹی کا ارادہ ہے کہ موسم سرما میں ایک مشن جانب ہند و سیلون بھیجے۔ کہ یہاں کی مسیحی جماعتوں کا ملاحظہ کرے۔ ماہ اکتوبر میں یہہ مشن لندن سے روانہ ہوگا — **قاہرہ** (مصر) میں پرہیزگار عربوں کا جلسہ ہوا جسمیں شراب کو رواج دینے کا الزام انگریزوں پر لگایا گیا ہے۔ **شاہ** مراکو نے اپنی ریاست میں کل منشے شی کی خرید و فروخت بند کردی۔ یہانتک کہ تمباکو کی بکری کو بھی معیوب ٹھہرایا۔ خوب کیا۔ **برٹش** میوزیم (عجائب خانہ) میں انسان کے بالوں کی ایک ٹوپی بنی ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہہ ٹوپی کسی مصری بادشاہ کی پوشش تھی۔ جسکو قریب ۳۴۰۰ برس کا عرصہ گذرا ہے۔ **حال** کی تعلیمی قانون کا قطعی فیصلہ تاہنوز ظاہر نہیں ہوا۔ لیکن التنا ظاہر ہے کہ پادری صاحبان کی درخواست پر ضرور توجہ ہوگی۔ **پیکن** کا حاکم مسیحی مذہب کا سخت مخالف ہورہا ہے۔ **اسقف** ملک کنعان میں ۴۲ ہزار یہودی موجود ہیں۔ یروسلم کی تباہی کے بعد اتنے یہودی کبھی اِس ملک میں نہ بسے تھے۔ یہہ تعداد بابل کی اسیری سے لوٹ آنے کی تعداد کے برابر ہے۔ **زار** روس نے سلطان سے ناراض ہوکر گذشتہ جنگ کا تاوان یک لخت طلب کیا ہے۔ **جب** سے روسی مشن ملک کنعان میں جاری ہوا ہے محمدیوں نے فرانسسکو فرقہ کے ۲ ہزار مسیحی قتل کرڈالے ہیں۔ **کل** روئے زمین میں ۳۴ ہزار اخبار جاری ہیں۔ انمیں سے ۱۶ ہزار بالنسوا انگریزی زبان میں باقی دیگر زبانوں میں۔ **میونسپل** کمیٹی گجرانوالہ نے اِس شہر میں ایک پبلک لائبریری قائم کی ہے۔ جس سے وہاں کے باشندوں کیلئے بڑا فائدہ متصور ہے + **کشمیر** مہاراجہ صاحب کی رونق افروزی پر بڑی خوشی کی گئی۔ دن عید اور شب رات تھی۔

نور افشاں

مطبوعہ ۔ ۱۹ ۔ مئی ۱۸۸۴ء

بقیہ رسالہ بنیاد الایمان پر ہماری رائے

عقل

دوم ۔ اہل عقل مانتے ہیں ۔ کہ انسانی فہم کل حق کا پیمانہ ہے ۔ مگر یہہ ایک وحشیانہ خیال ہے ۔ جبکہ ایک لڑکا کسی ایسے امر میں جسکو وہ سمجھ نہیں سکتا باپ کی گواہی پر بھروسہ کر سکتا ہے ۔ تو کیا انسان اسبات کو جسکو وہ خود سمجھ نہیں سکتا خدا کی گواہی کو نہ مانے +

سوم ۔ اہل عقل ایمان و دانش کی تفاوت کو جسکے ماننے والے ہر زمانہ میں ہوتے آئے ہیں ۔ دور کر دیتے ہیں ۔ **ایمان** کافی دلائل کی گواہی پر کسی نادیدنی چیز کو حق ماننا ہے اور یقین کرنا ہے ۔ **دانش** راست یا نا راست طبعی یا فہمی دلائل سے کسی چیز کو حق جاننا ہے ۔ پس اگر کوئی فہمی ایمان نہیں ہو سکتا اور صرف اُسیکو حق سمجھنا ہے جسکو ہم جان سکتے اور سمجھ سکتے ہیں ۔ تو یقین جانئے کہ دنیا خالی ہاتھ رہجاتی ہے ۔ اُس سے وہ سب کچھ جو زندگی کو خوشحال رکھتا ہے جاتا رہتا ہے +

چہارم ۔ نادان اہل عقل نہیں ہو سکتے ۔ اگر اہل عقل کے قول کے بموجب ہم بغیر پہچان کے کسی چیز کو نہیں مان سکتے ۔ تو بیشک صرف اہل فلسفہ ہی صاحب مذہب ہو سکتے ہیں ۔ کیونکہ صرف وہی اُن فہمی بنیادوں کو سمجھ سکتے ہیں جنپر علم الٰہی مخلوط کے اعلیٰ حقوق کا مدار ہے ۔ اِس خیال سے صرف بابو کیشب چندر صاحب اور بابو نوبین چندر صاحب اور اگنی ہوتری صاحب اور شاید دو چار اور برہمو کے سوائے کون اہل مذہب ہو سکتا ہے ۔ یہہ باتیں تو عقل بھی نہیں مانتی +

پنجم ۔ اہل عقل کے رنگ ۔ سرد بیمزہ اصولوں میں ہماری مذہبی طبیعت کی تسلی اور ہماری ضروری احتیاجوں کے لئے کچھہ نہیں پایا جاتا ۔ عبادت کا مقصد غیر مدرک اور بے پایان چاہئے ۔ +

ششم ۔ **ایمان** میں **دانش** کی دلالت ہے اور دانش **سمجھہ** کی بنیاد پر ہے ۔ پس اِس وجہ سے سمجھہ کے بغیر ایمان و دانش ناممکن ہے ۔

نتیجہ ۔

اہل عقل کی بنیاد ریت پر ہے ۔ +

ہمارے خیال میں اِس مضمون کو دور زیادہ طول دینا مناسب نہیں ۔ ضرورتاً ۔ اتنا ہی کافی ہوگا ۔ عقل کی نسبت بہت کچھہ بیان ہو سکتا ہے ۔ اوپر کے بیان سے ہمارا مقصد یہہ ہے ۔ کہ عقل تابع الہام ہے ۔ عقل انسانی رہبر علم الٰہی نہیں ہو سکتی ۔ البتہ مددگار ہے ۔ اور یہہ عقلی الہام جس کو برہمو صاحبان مانتے ہیں ۔ الٰہی صفات وغیرہ کی نسبت کیا معلوم ہو سکتا ہے ۔ اگر ہم برہمو صاحبان سے پوچھیں ۔ کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا ۔ کہ خدا واحد ہے ۔ شاید جواب دینگے ۔ کہ الہام سے ۔ اُسکے واحد ہونے کے دلائل آپکے پاس کیا ہیں ۔ اِسپر یہی کہیں عقل کیا الہام نکالتی ہے +

حاصل کلام یہہ ہے کہ برہمو صاحبان کا الہام صرف تیزی طبع اور زیادتی علم اور روشنی عقل کا نتیجہ ہے ۔ اصول بائبل سے لئے جاتے ہیں ۔ اور اُسکی تشریح اپنے عقلی الہام سے ہوتی ہے + فقط

ہمعصر عالم تصویر کے کارسپانڈنٹ ۔ ع لکھنوی بگڑے تھے ۔ اور اُنکے بھی لڑ کھڑاتے ہوئے اور نور افشاں کو کوستے پہر کر بائیں ہاتھ ملی ہے ۔ نہ معلوم اسقدر تعصب اور یہہ غضب کا تعصب توبہ توبہ حضرت میں کچھہ تو انصاف چاہئے ۔ آپنے تو بس اپنی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے ۔ آپکی تحریر کا مدعا صرف یہہ ہے کہ مسماۃ صاحبزادی کو کرسٹے کیوں نہیں دیئے گئے ۔ آپکے چار فقرہ نمبر کچھہ ہم بھی نوٹ دینا مناسب سمجھتے ہیں ۔ اور آپکی ہمدردی ناظرین نور افشاں پر ظاہر کرتے ہیں یاد رہے جو قدر مسکا حال لکھا ہے کسیقدر درست ہے اور غلط بہت ہے ۔ انسانی ہمدردی کا جو طعنہ ہمیں دیتے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپکو اسبات کی سمجھہ نہیں آتی کہ کیوں بال رکھتا اُس عورت سے وہیہ مانگتے ہیں ۔ خیال تو کرو کہ ہندوستان میں تو پادری صاحبان کیطرف سے کسقدر یتیم خانہ میں کس کس کے پادری صاحبان روپیہ طلب کرتے ہیں یہہ تو معاملہ ہی اور قسم کا ہے ۔ اُس عورت نے برضا و رغبت خود اقرار نامہ لکھدیا اور یہہ اقرار نامہ کچھہ اندھیری کوٹھری میں نہیں لکھا گیا ۔ بلکہ ساکنان لودیانہ کو اِس معاملہ سے پوری واقفیت ہے ۔ بلکہ اُس اقرار نامہ پر منشی نظام الدین صاحب معتبر سول کمشنر (جوکہ اہل اسلام ہیں) کی گواہی اور دستخط موجود ہیں اگر کچھہ بھی آپکو انصاف سے مس ہے ۔ تو مہربانی سے آپ فرمایئے کہ پادری صاحبان کا روپیہ لینے کا حق ہے یا نہیں ۔ ہم پھر پکار کر کہتے ہیں کہ روپیہ دیدو اور لڑکے لیلو ۔ اپنے مولوی عبدالقادر صاحب کا مذکرہ کیا کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اُنکی ایمانداری کو اور واضح طور پر ظاہر کریں صاحب پردہ ہی رہنے دیجئے +

لکھنوی صاحب آپکی تحریر سراسر دھوکہ سے بھری ہے آپ فرماتے ہیں کہ چیف کورٹ سے پادری نیوٹن صاحب کے نام یہہ حکم ہوا کہ لڑکے بلا خرچہ نور اُ مسماۃ صاحبزادی کے حوالہ کرو مگر پادری نیوٹن صاحب نے چیف کورٹ کا حکم سنتے ہی لڑکوں کو سہارنپور روانہ باشد کیا اور خود روپوش ہوگئے +

واہ لکھنوی صاحب ۔ آپ نے تو اپنے پروں پر اُڑنے لگے آسمان زمین کے قلابے ملانے ۔ یہاں تک اُڑ گئے لیئے بے پر کی کیا لکھتے ہیں کہ لڑکے سہارنپور روانہ باشد ۔ آپنے تو سچ جھوٹ گویم بر رو کا معاملہ کر دکھایا ۔ ایسا اِستعبار آپکا کونسا مخبر تھا ۔ لڑکے سہارنپور ہرگز روانہ نہیں کئے گئے تھے ۔ بلکہ جبتک نون چیف کورٹ سے حکم آیا ۔ اُسوقت اور اُس سے پہلے اور اُسکے بعد بھی لڑکے یہاں تھے ۔ ہاں تھوڑے دنوں سے سہارنپور چلے گئے ہیں ۔ آپکا یہہ کہنا بیفائدہ واویلا مچانا ہے ہمیں تو عجب سُست لوگواہ چست کا نقشہ جم رہا ہے ۔ ذرا ہوش کیجئے صاحب ۔ آپ آپنے تہذیب کے باہر قدم رکھا اور لگے فضول الفاظ لکھنے ۔ ہمارا تو خیال تھا کہ آپ بڑے مہذب ہیں ۔ مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

کیا آپکا دل گواہی دیتا ہے ۔ کہ پادری نیوٹن صاحب چیف کورٹ کے حکم پر روپوش ہوگئے ۔ یہہ لکھتے ہوئے شرم تو نہ آئی ہوگی ۔ حضرت بتایئے کونسی غمی جسکے لئے روپوش ہونا تھا ۔ یہہ محض جھوٹ اور بہتان ہے ۔ آپ ذرا عقل کے ناخن لیں اور ہوش کی دوا کریں ۔ خدا سے ڈرنا چاہئے ۔ کیا آپنے بھی تو ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا ۔ پھر آپ لکھتے ہیں ۔ کہ +

"القصہ تین چار روز کے بعد نیوٹن صاحب نے ظاہر ہوکر مدعا علیہ ہونے سے انکار کیا - اور کہا کہ لڑکے میرے پاس نہیں بلکہ پادری مکوم صاحب اور مس بیسٹ کے پاس ہیں - وہ نہیں دیتے - انپر از سر نو دعوی کرو - جج صاحب بہادر نے جنکی معرفت چیف کورٹ سے حکم آیا تھا پادری صاحب کی ہاں میں ہاں ملائی - اور کہا کہ انکے عذر معقول ہیں - غرضکہ چیف کورٹ کا حکم جج صاحب کے گھر اور پادری صاحب کے خوف خدا اور انسانی ہمدردی سے بالائے طاق رکھا گیا" +

اب آپکے خیال میں چیف کورٹ کا حکم وحی آسمانی سے کم تصور کرنا خطا کبیرہ ہوا - اور ہم یہ کہتے ہیں کہ انصاف کرنا چاہئے - خواہ ایک ادنی حاکم کرے - وہی ست و درست ہوگا - اور پادری صاحب کا مدعا علیہ ہونے سے انکار کرنا کچھ بیجا نہ تھا بالکل حق تھا - اور لڑکے سچ مچ انکے پاس نہ تھے اور نہ ہیں زبردستی انکو مدعا علیہ گردانا یہ بھی بھلا کچھ بات ہے - اور جج صاحب نے ہاں میں ہاں کیا ملائی تھی وکیل کی تقریر اور قانون کی رو نے جج صاحب کو چیف کورٹ کا حکم منسوخ کرنے پر مجبور کیا - وہ خود حیران تھے - اور اس کارروائی کے بغیر چارہ نہ تھا - اور کچھ کر نہ سکتے تھے* آخر میں ہم آپکی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ سنجیدگی اور متانت سے قلم اٹھائینگے تو ہم سے بھی جواب کی امید رکھئے - اور جو بول چال وہ اعتدال سے باہر قدم رکھا تو حضرت ہماری طرف سے خاموشی جواب ہوگا - ہم فضول بحث پسند نہیں کرتے - انصاف یہی ہے - کہ صرف خدا کے خوف سے پادری صاحبان یتیموں کی پرورش کرتے ہیں آپ مانیں نہ مانیں آپ کی مرضی - +

کمیشن تخفیف کی اس تجویز پر کہ سپیلین پادری صاحبان کو تنخواہ ہندی روپیہ نہیں دینا چاہئے - جسنے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا - وہ نوٹ کیا لکھا خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار کے مصداق ہو گئے - ہر ایک شخص اپنی رائے کا مختار ہے - ہماری رائے میں کمیشن کی یہ تجویز ناجائز تھی کیونکہ اگر اس خیال سے کہ ملکی روپیہ دین کے کام میں خرچ نہیں کرنا چاہئے تو کیا باعث ہے کہ معبدوں اور خانقاہوں کے متعلق جاگیریں مقرر کی ہیں یہ بھی ناجائز ہیں کیونکہ انسے ملک کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ نقصان تو ہے سود نہیں - بہت اخباروں نے ہماری اس رائے کی مخالفت کی ہے اور وہ بھی ایسے طور پر کہ اہل دانش کے نزدیک قابل لحاظ نہیں چنانچہ جو آرٹیکل ۲۰ اپریل کے اخبار الصدیق میں بعنوان "ایڈیٹر نور افشاں کی تنگ خیالی" کسی دانشمند کارسپانڈنٹ کا درج ہوا ہے - اسکو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے ایسے ہی دانشمند ہوا کرتے ہیں ع برین عقل و دانش بباید گریست - انکا مضمون تو بہت طویل ہے - مگر خلاصہ کل آرٹیکل کا یہ ہے وہ ہمسے پوچھتے ہیں کہ بھلا حضرت ارشاد ہو کہ کیا تو کیونکر پادری مولوی اور پنڈت سرکاری خزانوں سے تنخواہ پانے کے کیوں مستحق نہیں ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا ہے - اور کیا وہ پادری صاحبان سے کچھ کم کارروائی کرتے ہیں اسکا جواب ہمارے لائق ہمعصر کوہ نور نے خوب دیا ہے - ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آیندہ ہم اسکو صفحہ منقولات میں درج کرینگے - اور ہم اپنی طرف سے بھی اس بات کا کچھ جواب عرض کرتے ہیں سنئے صاحب +

اول - ہندوستان کے خزانہ کا مالک کون ہے؟ اگر ہندوستانی ہیں تو بیشک کوئی پنڈت مولوی وغیرہ ضرور اس روپیہ سے حصہ لینے کے مستحق ہیں اور اگر اس خزانہ کی مالک سرکار انگریزی ہے تو وہ مختار ہے جہاں چاہے خرچ کرے ہم اور آپ کون ہیں جو معترض ہوں ہاں انصاف یہ چاہتا ہے کہ بطور عام اگر فائدہ ہو بغیر لحاظ مذہب کے دیئے جائیں کیجئے ہیں اور ایسا ہی گورنمنٹ کرتی ہے اور ہم ان کے ایسے وکیل ہو کر گورنمنٹ کی کچھ مستقل حاجت کرنے ہیں کہ وہ ہر ایک کا حق اسکو دے کیونکہ گورنمنٹ کے نزدیک کسی مذہب کی پاسداری بے انصافی ہے - انصاف کا خون ہے - ہمیشہ سرکار کی عین مہربانی ہے جو خانقاہوں کے متعلق جاگیریں وغیرہ کی ہیں - ورنہ حقیقت میں انسے ملک کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچتا ہاں فائدہ کے علاوہ سراسر نقصان ہے کیونکہ اس مفت مال کے کھانیوالے اول درجہ کے سست اور ہر طرح کی عیاشی میں مبتلا ہیں +

دوم - مولوی اور پنڈت کو گورنمنٹ کوئی فائدہ نہیں بلکہ برخلاف اسکے پادری صاحبان کی فوج کو دینی تعلیم دینے کو مقرر ہوئے ہیں اور فوج کے نیک چال چلن کے لئے انکو رکھا ہے

سوئم - آپکا خیال بالکل غلط ہے کہ انگریزوں کو ہمارے دین کو خراب کرتی ہے، افسوس کہ آپنے ۵ کالم تو خواہ مخواہ سیاہ کئے

ایسی آپکو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کتنا روپیہ ہر سال بڑے شہروں میں کسی چیلی پادری کو بازاروں اور گلی کوچوں میں انجیل کی منادی کرتے دیکھا - اور یہ بھی تو صرف انہی کو دیا جاتا ہے - اشاعت انجیل کے لئے انہیں خرچ نہیں ملتا - اشاعت انجیل کا روپیہ ولایت سے آتا ہے اور یہاں اس ملک میں خرچ ہوتا ہے البتہ بعض مشن سکولوں کو گورنمنٹ کی طرف سے امداد ہے - مگر وہ صرف اسکو مشن کا کچھ نہ سمجھ انجیل کے واسطے - اور مشن سکولوں سے جو فوائد اس ملک کو ہوئے ہیں وہ بھی قابل قدر خیال ہونے چاہئیں - یہ لوگ یا شہر کے باشندہ قریباً سب قدر اعلی عہدہ دار ہیں سب مشن سکول کے تعلیم یافتہ ہیں کیونکہ گورنمنٹ سکول تو چند عرصہ سے ہیں - اور مشن سکول کو جاری ہوئے قریباً پچاس برس ہوگئے ہیں اور ان مشن سکولوں کو جو امداد ملتی ہے تو گویا کمیشن کی غرض ہی نہیں آپ اسکی حقیقت کو تو معلوم کر لیجئے

چہارم - ایک جگہ آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر پادری یہاں سے چلے جاویں تو ملک کا کچھ نقصان نہیں - پر اگر گورہ فوج چلی جاوے تو کل گورنمنٹ کا لنگر ٹوٹ جائیگا سچ فرمایا کیا آپکے نزدیک یہ بے انصافی ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ ملک کی حفاظت اور آرام منحصر ہو اور جنکی عدم موجودگی ملک کی تباہی کا باعث ہو اور چونکہ انکی امداد اس قدر نہیں ہوتی کہ وہ انسے اپنے دینی کاروبار انجام دے سکیں اور کوئی پادری رکھ سکیں سو اگر سرکار کی طرف سے انکو یہ امداد دیجاتی ہے تو یہ عین مہربانی اور انصاف ہے - اور ہندوستانیوں کی کسی طرح حق تلفی نہیں +

پنجم - بیشک ہندوستانی فوج کا بھی حق ہے مگر بقول آپکے اگر وہ اس کو نہیں کہتے تو کچھ بے انصافی نہیں اگر انکے ملوانوں اور پنڈتوں کو کچھ دیا نہیں جاتا یا ہماری مسجد یا خانقاہ ہو تو اسکو دیا جاتا ہے جو بہت کچھ دیا جاتا ہے وہ ملوانے اور پانڈے کھاتے ہیں یا جن اڑاتے ہیں - ہاں بے تعصب ہو کر انصاف سے اگر ضرورت ہو تو بیشک وہ حقدار ہیں انکی بھی تنخواہیں مقرر کرکے انکو خزانہ سے دیا جائے - لیکن وہ کام کیا کرینگے؟ +

ششم - کیا آپکو معلوم ہے کہ کسی پادری کے ساتھ بھی کوئی جاگیر ہے - اگر ہندو مسلمان مستحق ہیں تو بقول آپکے تو عیسائی بھی اس رعایت کے مستحق ہیں انسان کو چاہئے کہ ہر پہلو پر نظر کرے - یکطرفہ ہی ڈگری نہیں دینا چاہئے دوسرے کے حق میں بھی خیال رکھنا چاہئے - مگر آپکی آنکھیں تو تعصب نے اندھی کر رکھی ہیں دیکھیں کیا - سچ ہے - اندھے کے آگے ناک کو سمجھے کیا خاک +

ہفتم - آخر میں ہماری رائے یہ ہے کہ گورہ فوج پادریوں کی مستحق ہے کچھ بے انصافی نہیں - اگر ضرورت ہو تو دیسی فوج کو بھی کوئی اس قسم کا

---

* اگر جج صاحب نے چیف کورٹ کا حکم خلاف قانون منسوخ کیا - تو کیا انکو اس کا خوف نہ تھا کہ وہ چیف کورٹ کی طرف سے مطعون ہونگے - پھر آپ نہیں اگر چیف کورٹ انکا فیصلہ رد کرکے اپنا ہی حکم بحال رکھے - آپ تو گورنمنٹ کے فیصلہ کو بھی نہیں سمجھے - اور نہ انکے الفاظ کی اعتباری کرتے ہیں - بجائے خود ہائیکورٹ کے جج بن بیٹھے ہیں اور فیصلہ دیدیتے ہیں - صبر کرنا چاہئے ایسے بھی بے صبر کیا ہونا - ایڈیٹر

نہ دریں حالت مگر ہمارے خیال میں اُنکا کلام بغیر سکے بہت درستی سے سلیقا ہے۔ تو مولوی پنڈتوں کی چنداں ضرورت نہیں ہے اور اگر خدا نے تھا کہ دولے مسیحیوں کو سرکاری جاگیر دینے کے حقدار ہیں تو گو وہ گورنمنٹ خود اسقدر حقدار نہیں کہ انکے لئے جاگیریں وقف اور منافع کیجائیں لیکن اسمیں کچھ شک نہیں اور سرکاری غلطیوں سے جو نقصان پیدا ہوتے ہیں ہم اُنپر غور کرنے کی حق رکھتے ہیں

بہرہ مراسلات میں ایک مراسلہ بعنوان "امرتسر" درج ہوا ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ امرتسر میں مسیحیوں کی بہتری و بہبودی کے لئے ایک ایسوسی ایشن قایم ہوا ہے اور اسمیں درخواست کیگئی ہے کہ ہر ایک مسیحی اسکی ممبری کو قبول کریں اور اسکو دلنوازی سے ہمکو نہایت فرحت و خوشی حاصل ہوئی ہے جب ہم سُنتے ہیں کہ بزرگ مسیحیوں کی بہتری و ترقی کی فکر میں ہیں اور کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب ہم مسیحیوں کی سست مہری دیکھتے ہیں تو سب کیا حال کر بیٹھتے ہیں ایسی امرتسر میں کئی ایسوسی ایشن قایم ہوئیں لیکن کوئی قایم نہ رہی۔ سب سے اول یہاں پریم سبھا قایم ہوئی پھر مسیحی ایسوسی ایشن جاری ہوئی پھر پریم سبھا کا دلولا اُٹھا اور خوب جوش ترقی پر پہنچے۔ مگر اب سب کہاں ہیں ہم یہ التماس کرتے ہیں کہ ایسا کام صرف نام یا شہرت کے لئے نہیں چاہئے بلکہ خداوند کے جلال کی خاطر ہونا چاہئے۔ ہم اس ایسوسی ایشن کے مقاصد سے بالکل متفق ہیں خدا اسپر اپنی برکت بھیجے۔ اور تمام مسیحی برادری کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ ضرور اسکے ممبر ہوں۔ تاکہ مسیحی قوم کی بہتری ہو۔ ہم آیندہ جلسہ کا حال دیکھکر پھر اسپر کچھ لکھ سکینگے پوری امید ہے کہ مسٹر برکنس اور بابو رلیا رام صاحب اور منصف شیر سنگھ صاحب اور ڈاکٹر ... ایم کلارک صاحب کی سعی سے خدا کی برکت اسمیں بہت ترقی ہوگی

گذشتہ کسی پرچہ میں جو حضرت مولانا سید صفدر علی صاحب کی طرف سے ایک طرح درج ہوئی تھی اسمیں اُنکی یہ خواہش تھی کہ مسیحی شعرا غزلیں تیار کرکے اُنہی کے پاس براہ راست بھیجیں نور افشاں میں شایع کرنے سے اُنکی مراد نہ تھی مگر یہ معلوم کیا ہمارے پاس بھیجی جاتی ہیں ہم سالک صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ مہربانی سے براہ راست سید صاحب موصوف کے پاس بھیجیں نور افشاں میں اُنکا درج کرنا ضروری نہیں ہے اور ہمارے پاس اسطرح پر اسقدر غزلیں پڑی ہیں کہ شاید مشکل سے چار مہینہ کے بعد اُنکی درج ہونے کی باری آئیگی۔ سو آپ معاف فرماویں۔ +

مراسلات

بقیہ قدیم ہندوؤں میں گائے کا گوشت

بیدات کہ ذبح کیا گیا جانور کھانے کے لئے ہوتا تھا آشولا یَن سُترا کی ہدایتوں سے ظاہر ہے جو نیار کے تقیہ کو کھا لینے کی بابت ہیں لیکن تاکہ تمام شبہ رفع ہو میں تے ریا برہمنا سے ایک مقام پیش کرتا ہوں جسمیں جانور کے ذبح کرنے کے بعد اُسکے ٹکڑے کرنے کا طریقہ بہ تفصیل بیان ہوا ہے سو وہ حسب ذیل ہے۔ آسمانی اور انسانی جلادو تم ... دستور شروع کرو۔ قربانی کے جانور کو ٹکڑے کرنے کے لئے لیجاؤ۔ رسہ کے مالک کے لئے جانور کو ٹکڑے کرنے کے مشتاق ہو کر آگ کو اِس جانور کے لئے جمع کرو جو یہاں جلیہ ... میں لایا گیا ہے۔ گوشت گھاس بچھاؤ۔ جانور کے گلے کے ساتھ کی ایک طرف سے تعلق بھائی کی۔ دوستوں کی اجازت حاصل کرو اُسے اسطرح رکھو کہ اسکے پانوں شمال کی طرف ہوں اُسکی آنکھیں سورج کیطرف۔ اُسکے چاند ہوائیں روح کے مالک کو ... یہیں کان چاروں طرفوں کے مالکوں کو بہائیں۔ اُسکی جان ... کی ہو میں پہنچے اُسکا سر زمین پر ہے۔ اُسکی کھال ایں طرح جدا کرو کہ ثابت رہے۔ ناف کاٹنے سے پہلے چربی جدا کرو اُسکا سانس بند کرو تاکہ وہ اندر ہی رہے (یعنے منہ بند ہو) اُسکا سینہ ایسا جدا کرو کہ پر پھیلائے ہوئے عقاب کی مانند معلوم ہو۔ اگلی ٹانگوں کو جدا کرو۔ اگلی ٹانگوں کو ٹکڑے کرو۔ شانوں کو کچھوے کی صورت میں کاٹو۔ ... (یا ...) کو اسطرح علیحدہ کرو کہ نقصان نہ ہوے۔ رانوں کو سالم ہڈی کے ساتھ ... کی صورت میں تقسیم کرو۔ ۲۶ پسلیوں کو ترتیب وار جدا کرو آلائش کو دبانے کے لئے گڑھا کھودو۔ خون راکھشسوں کو ... انتڑیوں کے اُس حصہ کو جو الو کی صورت ہے (یعنے معدہ) سالم نکالو اور چھپ سے ... تمہاری اولاد در تمہارے ڈر سے سلامتی سے رہینگے اور کبھی نہ روئینگے۔ یعنے شاستر کے اُن حکموں کے موافق عمل کرنے سے) او چوپایوں کے قتل کرنے والے۔ ای آدھرگو۔ اپنا کام پورا کرو۔ قاعدے کے موافق اُسے پورا کرو۔ ای آدھرگو اُسے پورا کرو (سنسکرت عبارت کے لئے جناب چندرلال متر صاحب کی انڈو آرئینس جلد اول صفحہ ۴۰۷ دیکھو) +

واضح ہو کہ تے ریا برہمنا اسبات کی بابت خاموش ہے کہ اُن مختلف حصوں سے کیا کیا جاوے لیکن گوپتھا برہمنا اتھرون وید کا اسکی کو پورا کرتا ہے اور مختلف شخصوں کے نام بہ تفصیل بیان کرتا ہے کہ اسکو گوشت کا کونسا حصہ دیا جاوے کل چھتیس میں حصہ داروں اور حصوں کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ پرستاؤ تا کو دو جبڑے اور زبان ملے۔ پرتی ہرتا کو گردن۔ ... کو کبڑ۔ اودگاتا کو عقاب کی مانند بازو یعنے سینہ دھرو یو کو دہنا پھیپھڑا شانہ۔ اپاگاتا کو بایاں پھیپھڑا۔ پرتی پرستھاتا کو بایاں شانہ۔ برہما اور ہوتا کی جورو کو دہنا چوتڑ۔ برہمناچھمسی کو دہنی طرف کی ران کا نچلا حصہ۔ پوتا کو ران میتر اورونا کو بائیں ران۔ اچھاوا کا کو بائیں ٹانگ۔ نیشٹا کو دہنا بازو ... سیا کو بایاں بازو۔ گھر کے مالک کو کاوی شت یا پچھلی طرف کا گوشت اور پیٹ کا کچھ حصہ۔ اُسکی جورو کو کمر جو وہ کسی برہمن کو دیوے اگنیدھرا کو معدہ۔ دل۔ گردے اور اگلی دہنی ٹانگ۔ آتریا کو بائیں ٹانگ۔ اُس گھرانے کو جو قربانی مقرر کرتا ہے دو دہنے پانوں۔ اُسکی جورو کو دو بائیں پانوں اور دونوں کو سا جھے میں اوپر کا ہونٹھ۔ گراوستت کو گردن کی تین ہڈیاں اور ... جسکا نام ہو۔ اُس آدمی کو جو گائے لیجاتا ہے باقی تین ہڈیاں وغیرہ چماسا دہ ور یو کو مثانہ۔ ... اپنیا کو سر اُس شخص کو جو لوگوں کو سوما قربانی پر بلاتا ہے کھال۔ انتہی۔ (سنسکرت عبارت کے لئے انڈو آرئینس جلد اول صفحہ ۴۷۵ دیکھو)

اُنکے برخلاف سخت بددعائیں ہیں جو اس ترتیب تقسیم سے تجاوز کریں اس قسم کی ہدایتیں تے ریا برہمنا میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس سے ان بالکل واضح ہے کہ قدیم ہندو گائے قربان کرنے اور کھانے کا ...

حقیقی آزادی (انڈی پنڈنس)

(سلسلہ قایم کرنے کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۷ اپریل)

سابقہ پرچہ میں صرف اتنا دکھانا ہمیں مطلوب تھا کہ اگر حقیقت میں کوئی الہامی کتاب دنیا میں ہو سکتی ہو تو اس سے ہماری آزادی ٹوٹ نہیں سکتی نہیں بلکہ زیادہ تر اپنے معراج کو پہنچتی ہے کیونکہ جیسا ہم اوپر دکھا چکے ہیں اگر حضرت ایسی عقل کل اور سب پر محیط ہو کسی مکاشفہ کا بانی مبانی ہو تو وہ مکاشفہ کل پر حاوی ہو گا۔ پس جو لوگ یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ الہامی کتاب یا الہامی شخص کے ماننے سے آزادی ماری جاتی ہے وہ کسی مخلوق کے الہام کو اپنے سامنے رکھے بیٹھے ہیں +

اب ہم ذرہ تشریح مذکورہ بالا اعتراض پر غور کرینگے +

اس اعتراض کی بناؤں کی چار باتیں معلوم ہوتی ہیں +

(۱) کسی کتاب کے ماننے یا نہ ماننے پر کلی اور نئی زندگی کا انحصار نہیں ہے اسکا انحصار اس پر ہے کہ گناہ آلودہ اور اسارزندگی سے پھر کر پاک اور اسار زندگی کے تہہ دل سے خواستگار ہوں۔ تب دل کے اندر اس خواہش کی بدولت ایک ایسے حاضر ناظر دلآرام سے جا ملتے ہیں کہ جو اپنی سنجیونی سکتی کے ذریعہ انکے بغیر انکی خواہش اور قابلیت کے مطابق عجیب تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اس شکتی کے عمل کے وقت انہوں نے اپنے دل کے اندر جو تبدیلیاں محسوس کیں انکو کتاب میں قلمبند کیا (تو بھی مقدس کتابیں ہوئیں)۔ لیکن یہہ سب کتب اور انکے بچن ایک ہی درجے کے نہیں بلکہ سادھوؤں کی روحانی زندگی کے مختلف مدارج کے موافق مختلف درجے کے ہیں۔ اور اس لئے روحانی زندگی کا معراج یعنے نمونہ دکھانے کے اعتبار سے بھی وہ کامل نہیں اور نہ ان میں سے کسی ایک کو بھی نئی اعتبار سے کمال کا وہ درجہ دے سکتے ہیں کہ جسمیں ترقی کی گنجایش نہو اور جس سے بہتر کوئی اور نہ ہو سکتی ہو گویا کوئی کتاب اس دنیا میں کامل یا انفالے بل نہیں ہو سکتی (دیکھو اسرار دینہ صفحہ ۶۲ و ۶۳) +

مذکورہ بالا خیالات رنگارنگ کے لباس پہن کر ان سالوں میں پیش کئے جاتے ہیں جو ان دنوں لاہور میں شایع ہوتے ہیں +

جو لوگ انصاف کی عینک لگا کر ان سالوں کو دیکھینگے وہ ہمارے ساتھ افسوس سے اس امر کا اظہار کرینگے کہ ان سالوں کے مصنف کا برتاؤ الہامی کتاب کے ماننے والوں کے ساتھ سراسر ملائمت اور انصاف پر مبنی نہیں ہے کیونکہ جا بجا طنز اور حقارت سے کام لیا گیا ہے مثلاً قولہ اسکے (یعنے متلاشی حق کے) جواب میں اگر تم یہہ کہو کہ ہم اسکو ایسی الہامی کتاب دیتے ہیں کہ جسمیں گناہ کی مرض کا نسخہ ہو تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اس نسخہ کو لیکر کیا کریگا جس کتاب کے نسخہ نے تمہیں شفا نہیں دی اس سے اسکی شفا کیا ہوگی جسکے بغل میں دبائے پھرنے سے تمہیں خود نئی زندگی حاصل نہیں ہوئی ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کس منہ سے اسے اوروں کے سامنے پیش کرتا ہے اور نیز اسکے لینے اور قبول کرنے والی ہے اس سے کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں ہم جاننا چاہتے ہیں کہ جو خود عطار نہیں یعنے دوا خود نہیں کھاتے وہ کتب الہامیہ کا نسخہ دیکر (اگر وہ فی الواقع درست بھی ہو) دوائی کے لئے انہیں کس عطار کے پاس بھیجتے ہیں کیا اس دنیا اور نفس کے پاس نہیں بھیجتے جسنے انہیں پہلے ہی سے غلام بنا رکھا ہے۔ (دیکھو مقدس یا الہامی کتب میں یقین صفحہ ۶ و ۷ و ۸) +

ملحوظ خاطر رہے کہ میں کل مدعو الہامی کتابوں میں سے صرف بائبل کو حقیقی الہامی کتاب مانتا ہوں۔ اور مصنف موصوف سے دریافت کیا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے بائبل کے کل ماننے والوں کو بخوبی دیکھ لیا ہے کہ انہیں خود نئی زندگی حاصل نہیں ہوئی۔ میں تو کروروں کے ساتھ ہم آواز ہو کر یہہ کہہ سکتا ہوں ”ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے گذر کے زندگی میں آئے“ +

علاوہ بریں دوسرے مصنف موصوف پر مخفی نہ رہے کہ مسیحی بائبل کے کاغذ اور سیاہی میں زندگی بخش قدرت نہیں سمجھتے ہیں بلکہ مجسم ہمارے خداوند یسوع مسیح میں جسنے صاف فرمایا کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں“ اور پھر یہہ کہ ”میں تمسے سچ کہتا ہوں جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے“ ”زندگی کی روٹی میں ہوں“۔ اب ہم اعتراض کیطرف رجوع ہونگے +

مصنف موصوف نے کتب مقدسہ یا الہامی کی جو تعریف مذکور بالا اقتباس میں کی ہے کہ (سنجیونی شکتی کے عمل کے وقت سادھوؤں نے اپنے دلوں کے اندر جو تبدیلیاں محسوس کیں انکو اپنے دل کی کتاب کے اندر معلوم کر کے اپنی اپنی بولی میں بیان کیا اور چونکہ ان سادھوؤں کی روحانی زندگی کے مختلف مدارج ہیں اسلئے یہہ سب کتب اور انکے بچن ایک ہی درجہ کے نہیں اور نہ روحانی زندگی کا معراج یعنے نمونہ دکھانے کے اعتبار سے وہ کامل ہے اور نہ ان میں سے کسی ایک میں بھی تعلیم کے اعتبار سے کمال کا وہ مرتبہ دیکھتے ہیں کہ جسمیں ترقی اور بہتری کی گنجایش نہ ہو۔ پس کوئی کتاب کامل یا انفالے بل نہیں ہو سکتی) مسیحی انہی معنوں میں بائبل کو کتب مقدسہ یا الہامی نہیں سمجھتے ہیں۔ یہہ تو انصاف نہیں کہ ہم کسی شی کی تعریف اپنی طرف سے موضوع کر کے اس شی کے ماننے والوں کو ملزم ٹھہرائیں انصاف تو یہہ ہے کہ تحقیقات کریں کہ وہ خود اس شی کی کیا تعریف کرتے ہیں یعنے بائبل کن معنوں میں کتب مقدسہ یا الہامی ہونیکا دعوی کرتی ہے

باقی آیندہ

مقام امرتسر

۹ مئی

مسیحیوں کا جلسہ ہوا جسمیں جناب پرکنس صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب و پادری گلڈ صاحب مشنری منیجر مشن بھی شامل تھے۔ اول پادری مولوی ڈاکٹر عماد الدین نے دعا مانگی۔ پھر جناب پرکنس صاحب نے ایک موثر ایڈریس دیا اور وہ خود بھی تشریف لیگئے تاکہ مسیحی باہم آزادگی سے گفتگو کریں آج کے جلسہ کیواسطے ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے اور آج ہی کے جلسہ کیواسطے شیر سنگھ باجوہ سکرٹری مقرر ہوئے۔ تاکہ کارروائی باضابطہ شروع ہو +

(۱) بابو رلیارام صاحب وکیل نے کہا۔ کہ باہمی محبت کا اثر نمایاں نہیں ہے ہر ایک الگ الگ ہی دستور شادی وغیرہ کچھہ نہیں ایک دوسرے کا لحاظ نہیں کرتا۔ اور آیندہ

* یہہ دیکھو دوسری مشن کا پادری صاحب ہے۔ سنبہ

درستگی میں غلطیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ جسکے واسطے (انتظام) یہہ جلسہ قایم ہوا ہی۔ (٢) پادری دینا ناتھ صاحب پریسیڈنٹ نے نام اِس جلسہ کا پنجاب نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن تجویز کیا جو بالاتفاق منظور ہوا۔ اور اغراض اُسکی یہہ قرار پائیں۔ دیسی مسیحیوں میں یگانگت کا بڑھانا۔ سوشل و اخلاقی و دنیوی بہتری میں سعی و کوشش کرنا۔ (٣) پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ اِس کمیٹی کی ممبری کو جو صاحبان منظور کریں۔ اُنکے نام لکھے جاویں چنانچہ اصحاب ذیل نے ممبر اِس کمیٹی کا ہونا منظور کیا۔ بابو رلیا رام صاحب بلیڈر۔ رشی سنگھ صاحب منصف۔ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب پادری میاں صادق صاحب۔ لالہ پریدیال صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب۔ لالہ جلال صاحب اوورسیر مشن پادری یوان صاحب دیال صاحب میاں فتح محمد صاحب پادری نوبین چندر داس صاحب۔ پادری مولوی ڈاکٹر عماد الدین صاحب۔ پادری دینا ناتھ صاحب۔ بابو الیاس صاحب پنڈت کھڑک سنگھ صاحب۔ بابو فیلبوس صاحب۔ مسٹر ایڈورڈ صاحب۔ مولوی قطب الدین صاحب۔ (۴) اِس کمیٹی کی ممبری ہر ایک پروٹسٹنٹ مسیحی کیواسطے کھلی ہوئی ہے۔ +

(٥) پادری دینا ناتھ صاحب نے کہا کہ کوئی واحد شخص اپنی تکلیف بیان کر کے اُس تکلیف سے رہائی نہیں پا سکتا لیکن کمیٹی کے ذریعہ اُسکا انسداد یا ذکر چرچہ ہو سکتا ہے +

پھر بابو رلیا رام صاحب نے کہا کہ ابھی ہم صرف امرتسر بٹالہ و جنڈیالہ کے وکلاء موجود ہیں کل پنجاب یا حصہ پنجاب کیطرف سے ہم نہیں ہیں ابھی ایک کارکن کمیٹی مقرر ہو۔ جو اِس کمیٹی کے اغراض کو مسیحی بھائیوں میں مشتہر کریں۔ اور ایک ماہ تک بعد دیگر شہروں کے اصحاب بھی شامل ہوں اور پھر تجاویز مناسب پیش کیجاویں بالاتفاق یہہ تجویز منظور ہوئی۔ اور ایک ماہ کیواسطے بابو رلیا رام صاحب بلیڈر پریزیڈنٹ اور شیر سنگھ سکرٹری مقرر ہوئے تاکہ اس عرصہ میں اِس کام کو انجام دیں +

(٦) علاوہ صاحب پریزیڈنٹ سکرٹری کے اصحاب ذیل ممبر کارکن کمیٹی کی تجویز ہوئے مسٹر ویلز صاحب پی۔ ای مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پادری دینا ناتھ صاحب + پادری صاحب دیال صاحب۔ بابو الیاس صاحب بابو اشیان چندر سنگی صاحب۔ میاں فتح محمد صاحب۔ پادری میاں صادق صاحب۔ پنڈت کھڑک سنگھ صاحب۔ پادری ڈاکٹر عماد الدین صاحب۔ (٧) جو کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ یہہ سرگرمی کے ساتھ بیرونجات کے صاحبان کو ممبر بنا دیں (بذریعہ تحریر و ملاقات کرکے) اور ایک مہینہ تک جو جلسہ ہوگا۔ اُسمیں اُسکی رپورٹ کریں۔ اسکے بعد بابو رلیا رام صاحب نے دعا مانگی۔ اور جلسہ صاحب پریزیڈنٹ کے شکریہ پر ختم ہوا +

راقم۔ سکرٹری کمیٹی

حل سوالات مندرجہ نورافشاں

مطبوعہ ١٢ مئی

پہلا سوال

سب کو جمع کرنے سے = ١٢+٣ ب+٣ س+٢+د

٣+س+٥+٧٥ روپیہ کے ہی ا۔ ب ج + د + س = ٢٢٥۔ پس ہر ایک رقم کو تفریق کرنے سے ہر ایک کا روپیہ نکل آتا ہے۔

پس ا کا روپیہ معہ سود = ٢٠
ب 〃 = ٣٥
س 〃 = ٥٥
ج 〃 = ٤٠
د 〃 = ٧٥

پس بموجب قاعدہ سود ہر ایک کے روپیہ کا سود نکال کر ہر ایک کے روپیہ سے تفریق کیا تو اصل روپیہ ہر ایک کا نکل آیا۔ پس ہر ایک کا اصل روپیہ یہہ ہے +

ا کا روپیہ اصل = ١٩ ١/٢١
ب 〃 = ٣٣ ١/٣
ج 〃 = ٣٨ ٢/٢١
د 〃 = ٧١ ٩/٢١
س 〃 = ٥٢ ٩/٢١

دوسری سوال کا حل

چونکہ سطح وہ ہے جسکا صرف طول و عرض ہو چونکہ ١٦٢ مربع سطح ہے اور یہہ فرش کا رقبہ ہے۔ اور اسیقدر رقبہ چھت کا ہونا چاہئے۔ پس رقبہ فرش و چھت کا = ٢×١٦٢ ہے = ٣٢٤ مربع گز۔ اب رہا رقبہ چار دیواری۔ چونکہ بموجب رقبہ سطح کے معلوم ہوا کہ طول ١٨ گز و عرض ٩ گز اور ارتفاع ٣/٤ ٢ گز ہے پس بموجب قاعدہ رقبہ چار دیواری = (١٨+٩) ×٢× ٣/٤ ٢ گز = ١٤٥٨/٤ مربع گز رقبہ دیواری ہے۔ کل رقبہ فرش و چھت دیوار کا ١٤٥٨/٤ + ٣٢٤ = ٢٧٥٤/٤ کل سطح کمرہ کی ہے۔ اب تفریق کیا دروازہ و انگیٹھی و روشندان کا رقبہ جو کہ ٦٢٩/١٤٤ مربع گز ہے پس ٢٧٥٤/٤ − ٦٢٩/١٤٤ = ٩٨٤٩٥/١٤٤ کل رقبہ جسپر کپڑا خرچ ہوگا اب کپڑا [illegible] × ٣/٥ = ١٩٦٩٩/٤٨ [illegible] پس قیمت کل کپڑے کی ١٩٦٩٩/٤٨ × ١/٣٢ = ٢١٦٦٨٩/١٥٣٦ = ١١٣/١٥٣٦ ١٤١ روپیہ جواب

تیسری سوال کا حل

٨ – ١٠ – ٢٧٠ کل 〃
٩ – ٨ – ٢٥٠ اصل 〃

---

١١ – ١ – ٢٠ سود

چونکہ زر اصل ٣٥/٩٦ ١٩٠ روپیہ ہے اور اسکا سود ایک سال میں ١٠ روپیہ فیصدی ہے ٣٢٠٧/١٢٠ روپیہ ہوتا ہے۔ پس اب یہہ ہے جبکہ ٣٢٠٧/١٢٠ روپیہ سود ہے تو ایک سال مدت ہے جب ٤٣٢٤/١٩٢ روپیہ سود ہے تو کیا مدت ہوگی۔ پس ٤٣٢٤٠/١٩٢ × ١٢٠/٣٢٠٧ = ٤٤٨٠/٩٩٢١ ٥١٢/٩٩٢١ سال جواب +

اگر کوئی صاحب اصل سوالوں کو دیکھنا چاہے تو ١٢ مئی کے پرچہ سے دیکھ سکتا ہے ۔ +

راقم رام لال ڈویژن کالج لاہور

اخبارات تار برقی

لنڈن ۱۱ مئی حضور ملکہ معظمہ ۲ جولائی کو امپیریل انسٹیٹیوٹ کا بنیادی پتھر رکھینگی۔ برطانیہ کلاں میں فی الحال ۴ لاکھ پونڈ اِس فنڈ کے چندہ میں دیئے گئے ہیں کمیٹی ایک اسکیم تیار کر رہی ہے کہ کمیٹی منتظم بالکل ایک سی پرسے زمینٹیو جماعت ہو اور ہفتہ آئندہ میں وہ شایع کیجائیگی +

قسطنطنیہ ۱۱ مئی۔ بابعالی نے دو جنگی جہاز پانچ پلٹنیں سوار کرکے کریٹ کو بھیجی ہیں۔ جہاں اب ایک امن کیحالت قائم ہوگئی ہے +

پیرس ۱۰ مئی۔ اخبار ٹیمپس بیان کرتا ہے کہ انگلستان اور فرانس کے مابین ایک اقرارنامے تکمیل پائی ہے جسکی رو سے انگریزی اختیار ڈوگرینیا میں تسلیم کیا گیا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۰ مئی۔ افغان کمیشن کے آجکے اجلاس میں کوئی اہم بات طے نہیں ہوئی جلسہ جمعہ شنبہ کے دن پر ملتوی کیا گیا ہے +

لنڈن ۱۲ مئی۔ ہوس آف کامنس کی کمیٹی میں مسودہ جرائم کی دوسری دفعہ منظور کیگئی ہے۔ گذشتہ شب اثنائے بحث میں کلوزر کا قاعدہ پھر استعمال میں لایا گیا +

گورنمنٹ یونان نے ایک حصہ اُس ہرجانہ کا جو انگلستان مانگتی تھی ادا کردیا۔ اور باقی کو بہت جلد ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے +

برلن ۱۱ مئی کونٹ ہربرٹ بسمارک کو آرام کرنے کا حکم ہوا ہے اور وہ مارکوئیس آف لنڈن ڈری آئرلینڈ کے لارڈ لفٹننٹ کی ملاقات کے لئے وطن تشریف لیجانے والے ہیں +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

پچھلے ہفتہ کہیں بارش نہیں ہوئی۔ اضلاع حصار و ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں صحت اچھی ہے۔ اور سب جگہہ عمدہ ہے۔ نرخ اجناس اضلاع [illegible] وشاہپور میں ارزاں ہوتا جاتا ہے۔ اور اضلاع لاہور و انبالہ و [illegible] میں گراں ہوتا جاتا ہے۔ اور ضلع ملتان میں کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اور دیگر سب جگہہ بدستور ہے۔ فصل ربیع قریباً سب جگہہ درو ہوچکی ہے پیداوار اوسط درجہ سے کم ہے۔ ضلع شاہپور میں چارہ کم ہے +

سید عالم شاہ کا نام درج رجسٹر ملیٹیہ رو رجہ دوم کیا گیا +

خان بہادر ڈپٹی احمد شاہ صاحب منٹگومری کو تبدیل ہوئے +

کریم الدین تحصیلدار سرسہ نے بکم مئی سے ۳ ماہ کی رخصت لی۔ بروالہ کے تحصیلدار صاحب انکی جگہہ قائمقام ہوئے +

سول سنگھ صاحب تحصیلدار جگادری بہاری لال تحصیلدار جہلم باہم تبدیل کئے گئے +

روئیداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس

پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب بہادر پریزیڈنٹ میر مجلس۔ ماسٹر سولراج صاحب وایس پریزیڈنٹ لالہ سالگرام صاحب و چودھری علی بخش صاحب و منشی رحیم بخش صاحب۔ چودھری ایشر سنگھ صاحب ممبران

واقعہ ۲ مئی ۱۸۸۱ع

نمبر ۱ ۔ رپورٹ داروغہ چونگی مشعر نیلام کرنے ٹھیکہ مین یکہ خانہ بمقابلہ ماہوار بنام محمد نہالا و گوری شنکر معہ رپورٹ داروغہ چونگی نمبری سوال خدا بخش بدرخواست ملنے ٹھیکہ پتھری سڑک متصل یکہ خانہ بمقابلہ ماہوار سالانہ واسطے گھاس فروشان باظہار اسکے کہ بصورت دیئے جانے ٹھیکہ کے مسافران کو تکلیف ہوگی معہ رزولیوشن نمبرہ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۱ع کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ یہہ ٹھیکہ تو منظور کیا جاوے مگر آیندہ کو ممبر صاحب حلقہ کی نگرانی میں ایسی کارروائی ہوا کرے اور درخواست بابت دینے ٹھیکہ پتھری سڑک نامنظور کری جاوے +

نمبر ۲ ۔ درخواست داروغہ چونگی بدرخواست منظور فرمائے جانے ایک کس پنکھا کش واسطے مکان چونگی خانہ بمشاہرہ ماہوار از ۱۵ اپریل ۱۸۸۱ع لغایت ۱۵ اکتوبر ۱۸۸۱ع لغایت چھ ماہ حسب دستور سابقہ معہ رزولیوشن نمبر ۴ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۱ع کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ تقرر ایک نفر پنکھا قلی کا حسب درخواست داروغہ چونگی منظور کیا جاوے +

نمبر ۳ ۔ سفارش ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لودیانہ معہ حکم ظہری جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مشعر استفسار اسکے کہ مدرسہ حقانی لودیانہ بموجب سرکلر صاحب ڈائرکٹر بہادر صیغہ تعلیم پنجاب نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۸۰ع امداد خاص مبلغ صہ ماہوار کا مستحق ہے کمیٹی میں پیش ہوئی معہ رزولیوشن نمبر ۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۱ع +

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی تعلیم غور فرماکر اس بارہ میں رپورٹ کرے +

نمبر ۴ ۔ درخواست تحصیلدار صاحب لودیانہ بدرخواست عطار مبلغ عہ اجرت و مصارف صفائی گرمچہ و حسب حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اسکے کہ علاوہ عہ کے مبلغ عہ یا صہ گرفتار کنندہ گان ناکو کو بطور انعام دیا جانا مناسب ہے معہ رزولیوشن نمبرہ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۸۱ع کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ عہ دیئے جاویں یعنے بابت صفائی عہ اور بابت انعام گیرندہ حیوان للعہ +

نمبر ۵ ۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بحوالہ میم صاحبہ سپرنٹنڈنٹ زنانہ ہسپتال مشعر اطلاع اسکے کہ مسز ہوڈسن صاحبہ جو تعلیم پانے لاہور میں گئی تھیں

علیحدہ ہو گئیں آیندہ تنخواہ اُنکی نہ بھیجی جاوے حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شعر لیے کہ شاید از روئے اقرار نامہ ایک سال تک عـــہ ماہوار کمیٹی کو دینا آتا ہو معہ رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۱۱ - اپریل ۱۸۸۵ء کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ وظیفہ بند کیا جاوے +

نمبر ۶ - کاغذات ٹھیکہ دیئے جانے لنگر مصارف شرکات میونسپل کمیٹی لودیانہ بابت ۱۸۸۵ - ۸۶ء معہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۱۱ - اپریل ۱۸۸۵ء کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ کاغذات سپرد سب کمیٹی تعمیرات کے ہوں کہ بہت جلد رپورٹ کرے +

نمبر ۷ - درخواست منشی منصب علی محرر ڈاک بدرخواست عطا فرمائے جانے عـــہ ماہوار حق الخدمت روانگی ڈاک میونسپل معہ رزولیوشن نمبر ۱۷ مورخہ ۱۱ - اپریل ۱۸۸۵ء کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی کہ درخواست ہذا سایل کو واپس ہو اور ہدایت ہو کہ بذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پیش کرے +

نمبر ۸ - کاغذات منظوری دیئے جانے مبلغ ماہوار خواجہ احسن شاہ صاحب بابت ہرجانہ مال تعدادی اسباب جو ولایت میں بھیجا گیا بابت ۵.۰ ماہ برادستکوری پیش ہوا اور درخواست خواجہ صاحب کہ تاحصول قیمت مال فروخت شدہ ہرجانہ ملے +

تجویز ہوئی کہ خواجہ احسن شاہ صاحب کو اطلاع دیجاوے کہ بموجب رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ - جون ۱۸۸۵ء جو مال واپس آیا اُسکا ہرجانہ مبلغ ماہوار دیا گیا ہو جو مال فروخت ہو گیا اُسکا ہرجانہ نہیں دیا جاویگا جب روپیہ آویگا دیا جاویگا

نمبر ۹ - رپورٹ ہائے داروغہ صفائی بدرخواست مستقل فرمائے جانے عملہ صفائی مندرجہ ذیل - اودیا خاکروب بجائے رولیا - جھنڈو بجائے ماہیا - لوکا بجائے بدھو - منظوری عملہ جدید مندرجہ ذیل جو بموجب بجٹ جدید کے ایزاد ہوکر ملازم رکھے گئے + غمرا - چونی - رانجھا - نبی خاکروبان از ۱۳ - اپریل ۱۸۸۵ء

تجویز ہوئی کہ ... حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کیجاویں اور ... باقی آیندہ

اعلان

(۳) (۳)

مریکن پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ آجکل ترقی پر ہے اِس فنڈ میں مبلغ ۳۵۱۶۶ روپیہ جمع ہیں - خرچ بہ نسبت آمدنی کے بہت تھوڑا ہو - قریباً ۱۹۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہو چندہ بیوہ اِس فنڈ سے پرورش پاتی ہیں جن میں سے اکثر ۲۰ روپیہ پنشن پاتی ہیں اور ستاون چندہ دہندگان اِس فنڈ میں شامل ہیں - ہم اپنے دیسی مسیحی بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ اپنے عیال و اطفال کے فائدہ کے لئے اِس فنڈ کی ترقی میں حتی الوسع ساعی ہوں - جن اصحاب کو اِس فنڈ کے قوانین اور رپورٹ کے ملاحظہ کی ضرورت ہو وہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں +

المشتہر پادری سی - بی نیوٹن صاحب

ڈائرکٹر مہتمم بیوہ و اطفال فنڈ

اُستادوں کی ضرورت

۲ ۲

انگلو ورنیکولر ہندوستانی ایس پی جی مشن سکول بمبئی کے لئے ایسے اُستادوں کی ضرورت ہو جو انگریزی جانتے ہوں - اور درجہ دوئم - سوئم - چہارم - تک تعلیم دے سکیں - اپنی اپنی درخواست مشتہر کے نام بھیجنی چاہیئے +

المشتہر پادری ایچ لیٹ ورڈ صاحب

ایس - پی - جی مشن کاماتی پورہ بمبئی

نوٹس

اُن اصحاب کی خدمت میں جنکا تعلق کرسچن بوئز بورڈنگ سکول لودیانہ سے ہو اطلاع دیجاتی ہو کہ مسٹر پی - سی - بنرجی یکم مئی ۱۸۸۵ء سے ہیڈ ماسٹر بوئز بورڈنگ سکول مقرر ہوئے ہیں اِسلئے آیندہ ہر ایک خط و کتابت جو پہلے مسٹر ایم وِیلی سے کیجاتی تھی - اب ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہونی چاہیئے +

المشتہر (پادری) جے ایم کوم سپرنٹنڈنٹ کرسچن بوئز بورڈنگ سکول لودیانہ

رسید زر

جناب منشی نانک چند صاحب بیدی آگرہ

جناب ڈپٹی کریم داد صاحب سیالکوٹ

جناب منشی منشی لعل صاحب (اشتہار)

جناب پادری ڈبلیو بیکاف صاحب (سہارنپور)

جناب ہیرا نند چند مسرنا (گوسام پور)

جناب ڈبلیو لیشم بکولٹر کمیٹری (سدھیانہ)

لودیانہ

اِن روزوں صحت کی حالت اچھی نہیں - آندھی دن کو گرمی اور رات کو جاڑا بعض میں جا بجا ایسے لیل و نہار

ریپورٹ صحت پیدایش ۲۳ - اموات ۳۴ +

گذشتہ فساد محرم دو سہرہ میں امداد دینے کے صلہ میں گورنمنٹ پنجاب کیطرف سے جناب سردار علی محمد خانصاحب و جناب منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر کو خوشنودی کی سندات عطا ہوئیں +

گرمکھی کاتب کی ضرورت

ہم کو ایک لایق گرمکھی لکھنے والے خوشنویس کی ضرورت ہو - کارکردہ ہو - کسی مطبع میں کام کر چکا ہو - جس شخص کو ہمارے مطبع میں کام کرنا منظور ہو اپنی درخواست معہ نمونہ ہمارے پاس بھیجے تنخواہ عـــہ روپیہ ملیگی +

المشتہر پادری سی - بی نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا